سوال

(671)بچہ کے کان میں اذان اور تکبیر کہنے والی حدیث

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مولانا آپ کے شاگرد رشید جاوید اقبال سیالکوٹی صاحب نے لکھا ہے کہ بچہ کے کان میں اذان اور تکبیر کہنے والی حدیث ضعیف ہے کیا واقعی ایسا ہے اور اگر ایسا ہے تو بچہ کے کان میں اذان اور تکبیر نہ کہی جائے تو کیا کوئی حرج ہے کہ نہیں ؟ (قاری محمد یعقوب)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشکاۃ میں ہے : ((قال : رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم أذن فی أذن الحسن بن علی حین ولدته فاطمة بالصلاة (رواه الترمذی ، وأبو داوٗد ، وقال الترمذی ، هذا حدیث حسن صحیح باب العقیقة ، الفصل الثانی))) 4

[''ابورافع سے ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کے کانمیں نماز والی اذان کہی جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں جنا۔'']

اس کی سند میں عاصم بن عبید اللہ بن عاصم بن عمر بن خطاب نامی ایک راوی ہیں جنہیں ضعیف گردانا جاتا ہے مگر صحیح و درست بات یہ ہے کہ ان کی حدیث حسن درجہ سے کم نہیں ہوتی ۔ جیسا کہ ان کے متعلق اہل علم اور اہل فن کے اقوال سے واضح ہوتا ہے ۔

4ابوداوٗد کتاب الأدب باب فی المولود یوذن فی اذنہ ۔ ترمذی ابواب الاضاحی باب الأذان فی اذن المولود

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

محدث فتویٰ